السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

خط لکھنے کی غرض وغایت اس مشہور حدیث نبوی کی تخریج دریافت کرنا ہے جواکثر جہادی تنظیموں کے ذمہ داران سے سننے میں آتی ہے : ''الجہاد ماضی الی یوم القیامۃ'' اس کے بارے میں براہِ مہربانی ''الحدیث'' میں ہی جواب عطا فرما کر ممنون فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

یزید بن ابی نشبہ عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی سند سے ایک روایت مروی ہے۔ اس روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ''والجہاد ماض منذ بعثنی اللہ الی ان یقاتل آخر امتی الدجال، لا یبطلہ جور جائز ولا عدل عادل'' جب سے اللہ نے مجھے نبی بنا کر بھیجا ہے، جہاد جاری رہے گا یہاں تک کہ میرا آخری امتی دجال سے جنگ کرے گا، اسے کسی ظالم (حکمران) کا ظلم اور عادل کا عدل باطل نہیں کرے گا۔ (سنن ابی داود : ۲۵۳۲، سنن سعید بن منصور : ۲۳٦۷)

(یہ روایت بلحاظ سند ضعیف ہے۔ اس کا راوی یزید بن ابی نشبہ : مجہول ہے۔ (تقریب التہذیب : ۷۷۸۵، الکاشف للذہبی : ٦۴۷۵

ی روایت اگرچہ ضعیف ہے لیکن واضح رہے کہ دوسرے دلائل سے ثابت ہے کہ جہاد قیامت تک جاری رہے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے : کتب علیکم القتال وہو کرہ لکم تم پر قتال فرض کیا گیا ہے اور یہ تمھیں ناپسند ہے۔ ((سورۃ البقرہ : ۲۱٦

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : «الخیل معقود فی نواصیہا الخیر الی یوم القیامۃ، الاجر والمغنم» گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک خیر رکھی گئی ہے، اجر بھی ہے اور مالِ غنیمت بھی۔ (صحیح البخاری : کتاب الجہاد والسیر باب الجہاد ماض مع البر والفاجر، ح ۲۸۵۲ و صحیح مسلم ۹۹/۱۸۷۳، دارالسلام : ۴۸۴۹)

سلمہ بن نفیل الکندی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

«ولا یزال من امتی امۃ یقاتلون علی الحق .... حی تقوم الساعۃ»

(اور میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قتال کرتا رہے گا .... حتیٰ کہ قیامت برپا ہو جائے گی۔ (سنن النسائی ٦/۲۱۴، ۲۱۵ ح ۳۵۹۱، واسنادہ صحیح عمدۃ المساعی فی تحقیق سنن النسائی ج ۲ ص ۳۵۹ قلمی لراقم الحروف

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : «لن یبرح ہذا الدین قائما، یقاتل علیہ عصابۃ من المسلمین حتی تقوم الساعۃ» یہ دین (اسلام) ہمیشہ قائم رہے گا، مسلمانوں کی ایک جماعت دین کے لئے قیامت تک قتال کرتی رہے گی۔ (صحیح مسلم : ۱۹۲۲ و دارالسلام : ۴۹۵۳ عن جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ)

ان احادیث صحیحہ سے ثابت ہوا کہ جہاد قیامت تک جاری رہے گا۔

''ابن ہام (حنفی متوفی ۸٦۱ھ) لکھتے ہیں : ''ولا شک ان اجماع الامۃ ان الجہاد ماض الی یوم القیامۃ لم ینسخ، فلا یتصور نسخہ بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ امت کا اس پر اجماع ہے کہ جہاد قیامت تک جاری رہے گا، یہ منسوخ نہیں ہوا، پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم (کی وفات) ک بعد اس کی منسوخیت کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔ (فتح القدیر ج ۵ ص ۱۹۰ کتاب السیر)

مشہور جلیل القدر تابعی امام مکحول الشامی رحمہ اللہ (متوفی ۱۱۳ھ) فرماتے ہیں :

''ان فی الجنۃ لمائۃ درجۃ، ما بین الدرجۃ الی الدرجۃ کما بین السماء والارض، اعدہا اللہ للمجاہدین فی سبیل اللہ''

بے شک جنت میں سو درجے ہیں، ایک درجے سے دوسرے درجے کے درمیان زمین و آسمان جتنا فاصلہ ہے، انہیں اللہ نے اپنے راستے میں جہاد کرنے والے (مجاہدین) کے لئے تیار کر رکھا ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ۵/۳۰۴ ح ۱۹۳۵۳ وسندہ صحیح)

(اس بہترین قول کی تائید میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث موجود ہے۔ (دیکھئے البخاری : ۲۷۹۰

خلاصۃ التحقیق:

جہاد قیامت تک، کافروں اور بدتدعین کے خلاف جاری رہے گا۔

جاد کی بہت سی قسمیں ہیں:

۱: زبان کے ساتھ جہاد کرنا

۲: قلم کے ساتھ جہاد کرنا

« نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: «جاہدوا المشرکین بایدیکم والسنتکم

(اپنے ہاتھوں اور زبانوں کے ساتھ مشرکوں سے جہاد کرو۔ (المختارۃ للضیاء المقدسی ج ۵ ص ۳۶ ح ۱۶۴۲ واللفظ لہ، سنن ابی داود: ۲۵۰۴

۳: مال کے ساتھ جہاد کنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللہ ثم لا یتبعون ما انفقوا منا ولا اذی لھم اجرھم عند ربھم جو لوگ اللہ کے راستے میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں پھر اس خرچ کرنے کے بعد نہ احسان جتلاتے ہیں اور نہ تکلیف (پہنچاتے ہیں تو ان کے لئے ان کے رب کے پاس اجر ہے۔ (سورۃ البقرہ: ۲۶۲

۴: اپنی جان کے ساتھ جہاد کرنا (جہاد بالنفس)

اس کی دو قسمیں ہیں:

اول: اپنے نفس کی اصلاح کر کے اسے کتاب وسنت کا مطیع وتابع کر دینا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: «المجاہد من جاہد نفسہ» مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس سے جہاد کرے۔ (الترمذی: ۱۶۲۱ وقال: ''حدیث حسن صحیح'' وسندہ حسن و صححہ ابن حبان/ موارد: ۱۶۲۴ والحاکم علی شرط مسلم ۲/ ۹۷ (ووافقہ الذہبی

دوم: اللہ کے راستے میں قتال کرنا

اس کے بے شمار دلائل ہیں جن میں سے بعض حوالے اس جواب کے شروع میں گزر چکے ہیں۔ اگر شرائط اسلامیہ کے مطابق ہو تو سب سے افضل جہاد یہی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سا جہاد افضل ہے ڈ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «من جاہد المشرکین بمالہ ونفسہ» جو شخص مشرکوں سے اپنے مال اور اپنی جان (نفس) کے ساتھ جہاد کرے۔ پوچھا گیا: کون سا مقتول سب سے بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «من اہریق دمہ وعقر جوادہ» جس کا خون (کافروں کے ہاتھوں) بہا دیا جائے اور اس کا گھوڑا کاٹ (کر مار) دیا جائے۔ (سنن ابی داود: ۱۴۴۹، وسندہ حسن

یہ رہے کہ دہشت گردی اور بے گناہ لوگوں کو قتل کرنے کا، جہاد سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

امام ابو حاتم الرازی اور امام ابوزرعہ الرازی رحمہما اللہ فرماتے ہیں:

ہر زمانے (اور علاقے) میں ہم مسلمان حکمران کے ساتھ جہاد اور حج کی فرضیت پر عمل پیرا ہیں......جب سے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو (نبی و رسول بنا کر) مبعوث فرمایا ہے، مسلمان حکمرانوں کے ساتھ مل کر ((کافروں کے خلاف) جہاد جاری رہے گا۔ اسے کوئی چیز باطل نہیں کرے گی۔'' [یعنی جہاد ہمیشہ جاری رہے گا] (اصل السنۃ واعتقاد الدین: ۱۹، ۲۳، الحدیث حضرو: ۲ ص ۴۳

نیز دیکھئے الحدیث: ۳ ص ۲۶

: دکتور عبداللہ بن احمد القادری نے ''الجہاد فی سبیل اللہ، حقیقتہ وغایتہ'' کے نام سے دو جلدوں میں ایک کتاب لکھی ہے، ساڑھے گیارہ سو سے زائد صفحات کی اس کتاب میں عبداللہ بن احمد صاحب جہاد کی قسمیں بیان کرتے ہیں

جہاد معنوی = جہاد النفس، (نفس سے جہاد)، جہاد الشیطان (شیطان سے جہاد)، جہاد الفرقۃ والتصدع (تفرق اور انتشار کے خلاف جہاد)، جہاد التقلید (تقلید کے خلاف جہاد)، جہاد الاسرۃ (خاندانی رسومات کے خلاف جہاد) جہاد الدعوۃ (دین کی دعوت دینا) جہاد مادی = اعداد المجاہدین (مجاہدین کی تیاری)، الجہاد بالانفس والاموال (نفس اور مال کے ساتھ جہاد)، انشاء المصانع الجہادیۃ (جہادی قلعوں کی تیاری) (ج ۱ ص ۲۷۳

لوگوں کو کتاب وسنت کی دعوت دینا، تقلید اور بدعات کے خلاف پوری کوشش کرنا بھی بہت بڑا جہاد ہے۔ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''فالراد علی اہل البدع مجاہد'' پس اہل بدعت کا رد کرنے والا مجاہد ہے۔ (نقض (المنطق ص ۱۲ و مجموع فتاوی ابن تیمیہ ۴/ ۱۳

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سا جہاد سب سے افضل ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «کلمۃ عدل عند امام جائر» ظالم حکمران کے سامنے عدل (انصاف، حق) والی بات کہنا۔ (مسند احمد ۵/ ۲۵۶ (ح ۲۲۵۶۱ وسندہ حسن لذاتہ، وابن ماجہ: ۴۰۱۲

مدرسے و مساجد تعمیر کرنا، لوگوں کو قرآن وحدیث علی فہم السلف الصالحین کی دعوت دینا، اس کے لئے تقریریں ومناظرے کرنا اور کتابیں لکھنا، یہ سب جہاد ہے۔

آخر میں دو حدیثیں پڑھ لیں:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«.........مثل المجاہد فی سبیل اللہ، واللہ اعلم بمن یجاہد فی سبیلہ، کمثل الصائم القائم»

(اللہ کے راستے میں مجاہد کی مثال، اور اللہ جانتا ہے کہ کون اس کے راستے میں جہاد کرتا ہے (مسلسل) روزہ دار اور (راتوں کو) قیام کرنے والے کی طرح ہے۔ (صحیح بخاری: ۲۷۸۷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«.........من خرج من الطاعۃ وفارق الجماعۃ ثم مات مات میتۃ جاہلیۃ، ومن قتل تحت رایۃ عمیۃ یغضب للعصبۃ ویقاتل للعصبۃ فلیس من امتی»

جو شخص (خلیفہ کی) اطاعت سے نکل گیا اور (مسلمانوں کی) جماعت (یا اجماع) کی مخالفت کی تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہے، اور جو شخص اندھے (جاہلیت کے) جھنڈے کے نیچے مارا گیا، وہ خاندان کے لئے غصہ اور قتال (کرتا تھا تو یہ شخص میری امت میں سے نہیں ہے......الخ (صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب وجوب ملازمۃ جماعۃ المسلمین عند ظہور الفتن ۵۴/۱۸۴۸ دار السلام، ۴۷۸۸

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج2ص200

محدث فتویٰ